Digitized By Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

الفضل

روزنامہ

قادیان

شنبہ

جلد ۳۳	۲۴ ماہ نبوت ۱۳۲۴ ہش	۱۸ ذوالحجہ ۱۳۶۴ھ	۲۴ نومبر ۱۹۴۵ء	نمبر ۲۷۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ ماہ نبوت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کے گھٹنے اور پاؤں کے درد نقرس میں تا حال کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ طبیعت ویسی ہی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ آج باوجود علالت اور شدید تکلیف کے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ممبر پر بیٹھ کر خطبہ جمعہ خود پڑھا۔ جس میں بارھویں سال کے چندہ تحریک جدید میں شرکت کا ارشاد فرمایا۔ حضور آرام کرسی پر بیٹھ کر مسجد میں تشریف لے گئے۔ اور اسی طرح واپس تشریف لائے۔ نماز جمعہ بھی حضور نے بیٹھ کر پڑھائی۔

- حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آج بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے۔ الحمد للہ

- آج بعد نماز مغرب مسجد اقصیٰ میں مجلس خدام الاحمدیہ کا ماہانہ جلسہ زیر صدارت مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر منعقد ہوا۔ جس میں صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے گزشتہ اجلاس کی رپورٹ سنائی۔ صاحبزادہ خان عباس احمد خان صاحب معتمد خدام الاحمدیہ نے مجالس کے ماہانہ کام پر تبصرہ کیا۔ پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔ اے نے ایثار و استقلال کے متعلق تقریر فرمائی۔ آخر میں صدر صاحب کے ریمارکس پر جلسہ دعا پر ختم ہوا۔

نظارت تعلیم و تربیت کیطرف سے مولوی قمر الدین صاحب انسپکٹر تعلیم و تربیت کو جماعت ہائے احمدیہ ڈسکہ۔ حافظ آباد اور چک سکندر کے معائنہ کے لئے بھیجا گیا۔ — آج شام کو مولوی قدرت اللہ صاحب

روزنامہ الفضل قادیان ۱۸ ذوالحجہ ۱۳۶۴ھ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا مطالبہ

چند احمدی نوجوانوں کی ضرورت

(از ایڈیٹر)

ہندوستان کے تمام صوبوں میں تبلیغ احمدیت کو وسیع کرنے کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک گزشتہ خطبہ جمعہ میں جو تحریک فرمائی ہے۔ اس کی ایک شق یہ بھی ہے۔ کہ تمام ہندوستان میں ایک نظام کے ماتحت جلسے کرائے جائیں۔ اور ان میں مختلف مضامین پر لیکچرز دلائے جائیں۔ اس بارہ میں حضور نے فرمایا:۔

”آئندہ ہمیں چاہیئے کہ کچھ ایسے آدمی تیار کریں۔ جو عربی دان ہوں۔ اور کچھ ایسے آدمی تیار کریں جو انگریزی دان ہوں۔ ہم خود انہیں لیکچر لکھوائیں۔ جس کے بعد وہ ہندوستان کے مختلف بڑے بڑے شہروں میں دورہ کریں۔ اور وہی لیکچر لوگوں کے سامنے بیان کریں۔ یہ لیکچر اسلامی مضامین کے متعلق بھی ہوں۔ دعاوی علمی مضامین کے متعلق بھی۔ اور ہندوؤں سکھوں اور مسیحیوں وغیرہ کے متعلق بھی۔ اسی طرح بعض مبلغ ہندوؤں سکھوں کے متعلق تیار کئے جائیں۔ جو ان کے مضامین سے واقف ہوں۔ ...... پس میں یہ تجویز کرتا ہوں کہ لیکچروں کے نوٹ ان کو یہاں لکھوائے جائیں۔ اور انہی لیکچروں کو وہ سارے ہندوستان میں مختلف مقامات پر بیان کرتے پھریں۔ ...... اس طرح مرکز کی نگرانی کے ماتحت سلسلہ کی آواز سارے ہندوستان میں پھیل جائے گی۔“

حضور نے اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جماعت کے نوجوانوں سے کم از کم جو مطالبہ فرمایا وہ یہ ہے کہ

”اگر ہمیں انگریزی میں تقریر کرنے والے چھ سات آدمی مل جائیں۔ اور ان کے ساتھ عربی دانوں اور ہندی دانوں کو ملا کر چھ گروپ بنا دیئے جائیں۔ تو بار بار سارے ہندوستان میں تقریریں ہو سکتی ہیں۔ اور تھوڑے وقت میں بہت زیادہ کام سرانجام دیا جا سکتا ہے اور ہم ہندوستان کے ہر گوشے میں اپنی آواز پہنچا سکتے ہیں۔ اس طرح ہندوستان کے ہر بڑے شہر میں ہمارے مبلغین کو مجموعی طور پر سال میں قریباً تین ہفتے ٹھہرنے کا موقعہ مل جایا کرے گا۔ ...... میں نوجوانوں کو تحریک کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنی زندگیاں سلسلہ کے لئے وقف کریں۔ اور خدمت دین کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے مورد بنیں۔“

حضور نے سابقہ مبلغین کے متعلق یہ فرماتے ہوئے کہ ان میں سے کسی کو اس نئی تحریک میں نہیں لگایا جا سکتا۔ کیونکہ ان کے ذمہ پہلے ہی بہت کام ہے۔ پھر ارشاد فرمایا:۔

”میں نوجوانوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنی زندگیاں دین کی اشاعت کے لئے وقف کر کے رضائے الٰہی کے مستحق بنیں۔“

پس مبارک ہیں وہ نوجوان جو اپنی جوانیاں اسلام کی خدمت کے لئے اپنے محبوب آقا کے حضور پیش کریں۔ اور خدا تعالیٰ کا پیغام ہندوستان کے گوشے گوشے تک پہنچانے کی سعادت حاصل کریں۔ ہندوستان وہ مبارک ملک ہے۔ جس میں خدا تعالیٰ کا نور سخت ظلمت اور تاریکی کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود میں نازل ہوا۔ اور اہل ہند وہ لوگ ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اولین مخاطب ہیں۔ اس لحاظ سے ہم پر اہل ہند کا سب سے زیادہ حق ہے کہ ہم انہیں احمدیت کی تعلیم سے پوری طرح آگاہ کریں۔ علاوہ ازیں جماعت احمدیہ کے مرکز کی حفاظت اور استحکام کے لئے بھی نہایت ضروری ہے کہ ہندوستان میں زیادہ سے زیادہ احمدیت پھیلے۔ تا مرکز جس قدر زیادہ مضبوط ہو۔ اسی قدر زیادہ اہتمام کے ساتھ ساری دنیا میں تبلیغ احمدیت کی جا سکے۔ پس اس سعادت کو حاصل کرنے کے لئے جلد از جلد احمدی نوجوانوں کو اپنی زندگیاں اس کام کے لئے وقف کرنی چاہئیں۔ اور اپنے اس مبارک عزم اور ارادہ سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو جلد سے جلد آگاہ کر دینا چاہیئے۔

اسی سلسلہ میں بڑے بڑے شہروں کی جماعتوں کو مخاطب کر کے حضور نے فرمایا۔

”وہ اپنے اپنے ہاں مشورہ کر کے ہمیں بتائیں۔ کہ وہ کس کس وقت جلسہ کرانا چاہتی ہیں میرے نزدیک اگر پنجاب میں جنوری فروری اور مارچ کے مہینوں میں دورے کئے جائیں۔ پھر جون۔ جولائی۔ اگست میں یوپی اور بہار کا دورہ کیا جائے۔ اور ستمبر اکتوبر۔ نومبر۔ دسمبر میں بنگال۔ آسام کا دورہ ہو۔ تو دو سال میں سارے ہندوستان کا دورہ ہو جائے گا۔“

حضور کے اس ارشاد کو پیش نظر رکھ کر ہندوستان کے تمام بڑے بڑے شہروں کی احمدی جماعتوں کو اپنے ہاں جلسہ کرنے کا موزوں وقت تجویز کر کے حضور کی خدمت میں عرض کر دینا چاہیئے۔ اور اس بارہ میں قطعاً سستی اور کوتاہی سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ کیونکہ ان کی اطلاعات کی بناء پر حضور تبلیغی پروگرام تجویز فرمانا چاہتے ہیں۔ حضور کا یہ بھی خیال ہے۔ کہ اگلے سال تک اگر لیکچر دینے والی دوسری پارٹی بھی تیار ہو جائے تو ان دو پارٹیوں میں سے ایک پارٹی شمالی ہند کا دورہ کر سکتی ہے۔ اور دوسری جنوبی کا اس طرح ایک ہی وقت میں سارے ملک میں آوازیں بلند کی جا سکتی ہیں۔

پس اس اہم سکیم کو کامیاب بنانے کے لئے ایک طرف نوجوانوں کو آگے بڑھنا چاہیئے۔ اور دوسری طرف ان کو خوش آمدید کہنے کے لئے احمدی جماعتوں کو تیار ہو جانا چاہیئے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جماعت احمدیہ سے تحریک جدید کے بارھویں سال کی قربانیوں کا مطالبہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا گیارھویں سال سے اضافہ کے ساتھ دس ہزار دو روپیہ ۱۰۰۰۲ کا شاندار اور قابل تقلید عطیہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر مخلصین جماعت کا شاندار اور قابل تعریف لبیک

چند گھنٹوں میں ساڑھے سترہ ہزار روپیہ کے وعدے

اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ اور ہمارے سروں پر حضور کا سایہ قائم رکھے۔ آمین۔

الحمد للہ ثم الحمد للہ آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قریباً سوا گھنٹہ نہایت بصیرت افروز اور مومنوں کے ایمانوں مخلصوں کے اخلاص اور جماعت احمدیہ کی امیدوں کو بڑھانے والا خطبہ پڑھا۔ جو جلد سے جلد انشاء اللہ تعالیٰ پیش کیا جائیگا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے کلمات طیبات سنکر مومنوں کے دلوں میں ایک رو پیدا ہوئی۔ اور انہوں نے چند گھنٹوں کے اندر ساڑھے پندرہ ہزار روپیہ کے وعدے اپنے امام کے حضور پیش کئے۔ ان وعدوں کی اسم وار تفصیل تو شائع نہیں ہوسکی۔ مگر اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کے لئے تحریک جدید کے جو مبلغین بیرون ہند میں جا رہے ہیں۔ اس کے پیش نظر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہر احمدی سے جو تحریک جدید کے گیارھویں سال میں شامل ہے۔ یا جو دس سال تک دے چکا ہے۔ اور کسی وجہ سے گیارھویں سال میں شامل نہیں ہوا۔ وہ اب نہ صرف گیارھویں سال میں شامل ہو۔ بلکہ بارھویں سال میں اپنا وعدہ دے۔ اپنا اسوہ حسنہ حضور نے یہ پیش فرمایا کہ فرمایا سال سابق پر (گیارھویں سال کے دس ہزار ایک روپیہ کے عطیہ پر) ایک روپیہ زیادہ کرکے وعدہ لکھ لیں۔

پس حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ پاک نمونہ ہر احمدی کو عملاً تحریک کر رہا ہے۔ کہ وہ اپنے گیارھویں سال پر اضافہ کرے۔ اس وقت تک ۱۱۵ احباب کے وعدے حضور کے پیش ہوئے ہیں۔ یہ تمام وعدے خدا کے فضل و کرم سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتدا میں گیارھویں سال سے اضافہ کے ساتھ ہیں۔ پس ہر جماعت اور ہر فرد کو اپنے وعدے کم سے کم گیارھویں سال سے اضافہ کے ساتھ کرنے چاہئیں۔ یہی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اسوہ حسنہ ہے۔

دفتر دوم کی نئی پانچ ہزاری فوج جس کے لئے حضور نے فرمایا تھا۔ کہ نئے شامل ہونے والے ایک ماہ کی آمد پہلے سال میں دیں مگر اب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ایک سہولت بھی پیدا کر دی ہے۔ جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اپنے الفاظ میں خطبہ میں شائع ہوگی۔

ہر جماعت کو اپنی جماعت کے دوستوں کا جائزہ لینا ہوگا۔ اور جو احباب اب تک تحریک جدید کے جہاد میں شامل نہیں ہوئے۔ اور وہ اپنے لئے آمد پیدا کر رہے ہیں۔ ان کو تحریک جدید کے اس جہاد میں شامل کرنے کے لئے پوری جدوجہد کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتے آپ کے دل میں القا کریں۔ اور آپ کے دل میں شرح صدر پیدا ہو تاکہ نہایت بشاشت اور قلبی راحت سے تحریک جدید کے اس جہاد میں شامل ہوں۔

(فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

ضروری تصحیح ۲۲۔ نومبر کے "الفضل" میں سالانہ جلسہ کا جو پروگرام شائع ہوا ہے۔ اس میں تیسرے دن کے پہلے اجلاس کی پہلی تقریر کا عنوان غلط ہے۔ صحیح عنوان یہ ہے۔ حیات مسیح کا غلط عقیدہ مسلمانوں میں کس طرح پیدا ہوا۔

پروگرام جلسہ سالانہ خواتین ۱۳۲۴ ہش ۱۹۴۵ء

پہلا دن ۲۶۔ فتح ۱۳۲۴ ہش بروز بدھ

اجلاس اوّل

Digitized By Khilafat Library Rabwah

وقت	عنوان	
۱۰ بجے تا ۱۰-۴۰	حضرت اقدس کی افتتاحی تقریر از جلسہ گاہ مردانہ	
۱۰-۴۰ ، ، ۱۰-۵۵	تلاوت قرآن مجید و نظم	
۱۰-۵۵ ، ، ۱۱-۲۰	تربیت اولاد	امۃ العزیز صاحبہ سیکرٹری محلہ ناصر آباد
۱۱-۲۰ ، ، ۱۱-۴۵	فریضۂ تبلیغ اور احمدی خواتین	امۃ اللہ بیگم اہلیہ مولوی خورشید صاحب
۱۱-۴۵ ، ، ۱۲-۳۰	ذکر حبیبؑ (از مردانہ جلسہ گاہ)	حضرت مفتی محمد صادق صاحب
۱۲-۳۰ ، ، ۱۲-۵۵	اسلامی پردہ	امۃ السلام صاحبہ

نماز ظہر و عصر

اس کے بعد مردانہ پروگرام از جلسہ گاہ مردانہ

نوٹ:- بعد نماز مغرب لجنہ اماء اللہ کا ایک اجلاس بر مکان سیدہ ام طاہر مرحومہ منعقد ہوگا۔ جسمیں لجنہ اماء اللہ بیرونجات کی شمولیت ضروری ہے۔ لجنات بیرون کی جو عہدیدار جلسہ پر تشریف لائیں وہ قادیان پہنچتے ہی دفتر میں اطلاع دیں۔

دوسرا دن ۲۷۔ فتح بروز جمعرات

وقت	عنوان	
۱۰ بجے تا ۱۰-۱۵	تلاوت قرآن مجید و نظم	
۱۰-۱۵ ، ، ۱۱	تقریر	مرزا ناصر احمد صاحب (از جلسہ گاہ مردانہ)
۱۱-۱۰ ، ، ۱۱-۴۰	اگر پچاس فیصدی عورتوں کی اصلاح کرلو تو اسلام کو ترقی حاصل ہو جائیگی	مریم صدیقہ
۱۱-۴۰ ، ، ۱۲	نظام قومی	زبیدہ بیگم اہلیہ محمد نواز خان صاحب
۱۲ بجے	حضرت اقدس کی تقریر شروع ہوگی۔	

نماز ظہر و عصر

حضرت اقدس کی تقریر از جلسہ گاہ مردانہ

تیسرا دن ۲۸۔ فتح بروز جمعہ

وقت	عنوان	
۱۰ بجے تا ۱۰-۱۵	تلاوت قرآن مجید و نظم	
۱۰-۱۵ ، ، ۱۰-۳۵	صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو موجودہ جنگ کے ذریعہ ظاہر ہوئی	جمیلہ عرفانی
۱۰-۳۵ ، ، ۱۰-۵۵	اسلام کا دورِ جدید اور احمدی مستورات	حمیدہ اختر صاحبہ بی-اے
۱۰-۵۵ ، ، ۱۱-۱۰	پیشگوئی مصلح موعود	امۃ الحفیظ آف جھنگ
۱۱-۱۰ ، ، ۱۱-۳۰	امتیازات احمدیت	امۃ الرشید شوکت
۱۱-۳۰ ، ، ۱۱-۴۵	رپورٹ لجنہ اماء اللہ	
۱۱-۴۵ ، ، ۱۲-۳۰	تقریر	مولوی ابو العطاء صاحب (از جلسہ گاہ مردانہ)
	بعدہٗ پروگرام	از جلسہ مردانہ

خاکسار جنرل سکرٹری لجنہ اماء اللہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

چند سوالات کے جواب (۲)

از حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

مسیح موعود کا ذکر قرآن کریم میں

تیسرا سوال

"قرآن شریف میں ان احکام کو جن پر عمل کرنا جزو ایمان ہے نہایت وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اور کسی نبی پر ایمان لانا جزو ایمان ہے۔ اگر کسی نبی نے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی تشریف لانا تھا۔ تو اس کا وضاحت کے ساتھ قرآن شریف میں ذکر ہونا چاہیئے تھا۔ لیکن قرآن شریف میں وضاحت کے ساتھ حضرت مرزا صاحب کے مبعوث ہونے کا ذکر نہیں ہے"

جواب

سائل چونکہ بحیثیت مسلمان ہونے کے اپنے سوال کا جواب چاہتے ہیں۔ اس لئے پہلے اسی حیثیت سے سائل کے سوال پر نظر کرنا ضروری ہے۔ اور اس کے لئے سائل کی حیثیت کی تعیین کے لئے حسب ذیل استفسارات کی ضرورت ہے۔

(۱)

یہ کہ مسلمانوں کے کئی فرقے ہیں مثلاً حنفی اہلحدیث شیعہ وغیرہ وغیرہ اور ہر ایک فرقہ آنے والے موعود کے متعلق مختلف خیال رکھتا ہے بعض کہتے ہیں۔ کہ آنے والا موعود مسیح اسرائیلی ہے۔ جو ابھی تک آسمان پر بجسدہ العنصری زندہ موجود ہے۔ وہی آسمان سے اتر کر کسی وقت آئے گا۔ بعض کے نزدیک مسیح موعود اور امام مہدی دو الگ الگ وجود ہیں۔ جیسا کہ حنفیوں اور اہلحدیث کا عقیدہ ہے۔ لیکن صوفیہ کا ایک فرقہ حدیث لا مہدی الا عیسےٰ کے رو سے مہدی اور عیسےٰ کا مصداق ایک ہی وجود قرار دیتا ہے۔ اور مسیح اور مہدی دو لقب ہی ایک وجود اور موعود کے بتاتا ہے۔ پھر ناموں کے لحاظ سے بعض آنے والے موعود کا نام محمد بتاتے ہیں بعض احمد بعض عیسےٰ اور مسیح اور محمود اور غلام بھی پیش کرتے ہیں۔ جیسا کہ حنفی اہلحدیث شیعہ تینوں کی مختلف مرویات سے ثابت ہوتا ہے مقام نزول جو مسیح موعود کے لئے قرار دیا جاتا ہے اسکے متعلق بھی مختلف خیالات ہیں۔ نزول بر کعبہ نزول بر بیت المقدس۔ دمشق کے منارہ شرقی کے پاس اور ایک روائت میں منارہ دمشق کے نیچے سے خروج کا بھی ذکر ہے۔ اور بعض روایات میں افیق پہاڑی پر نزول ہوگا۔ بعض میں مہدی کے لشکر میں مسیح اتریں گے بعض میں ہندوستان میں جیسا کہ سنن نسائی میں ہے۔ اور حدیث بخاری میں ادنیٰ الی المشرق کا استدلال بھی اسی پر دلالت کرتا ہے۔ ایک روائت میں ہے۔ کہ مسیح ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے معراج کے موقعہ پر جبکہ آپ نے بیت المقدس میں انبیاء کی امامت میں نماز ادا فرمائی اترے تھے۔ پھر معلوم نہیں کہ دوبارہ کب وہ آسمان پر چڑھ گئے۔ پھر اسی آسمان سے اترنے والے مسیح اسرائیلی کی نسبت قرآن کی تیس آیات سے ثابت ہے کہ وہ فوت ہو چکے ہیں۔ اور حدیث میں ۱۲۰ سال انکی عمر بھی بتائی گئی ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے موقعہ پر حضرت ابوبکرؓ نے آیت وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افان مات او قتل کی سب صحابہ کے روبرو تلاوت سے ثابت کیا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا رسول ہونا موت کے منافی نہیں۔ کیونکہ سب رسول جو آپ سے پہلے ہو گزرے ان میں سے بھی تو کوئی موت سے نہیں بچ سکا پھر حضرت امام حسنؓ نے حضرت علیؓ کی وفات کے موقعہ پر جو خطبہ سب صحابہؓ کے روبرو دیا۔ اس میں حضرت عیسےٰؑ کی وفات کا دن ۲۷ رمضان کی تاریخ بیان فرمائی۔ اب سائل صاحب ان روایات میں سے کس کو صحیح مانتے ہیں۔ کیونکہ باوجود ان اختلافات کثیرہ کے یہ تو ناممکن ہے کہ سب کی سب روایات صحیح تسلیم ہو سکیں بعض صحیح ہونگی تو ضرور ہے کہ بعض غلط بھی ہوں۔

(۲)

پھر پیشگوئی کے ظہور سے پہلے یہ معلوم کرنا کہ فلاں روائت صحیح ہے اور فلاں غلط انسانی عقل سے اس کا امتیاز مشکل ہے بجز اسکے کہ خدا تعالےٰ کا فعل یا خدا تعالےٰ کا قول اسکا فیصلہ کرے۔ سو فعل کے رو سے تو جو جو پیشگوئیاں محکمات کے طور پر پائی جاتی تھیں۔ وہ بطور علامات معینہ موجودہ زمانہ میں ظاہر ہو چکی ہیں۔ اور عیسائیوں مسلمانوں ہندوؤں اور دوسری قوموں نے اپنے اپنے موعود کے ظہور کا زمانہ موجودہ زمانہ ہی قرار دیا ہے۔ جب علامات کے رو سے موعود کا زمانہ یہی ہے۔ تو بجز حضرت اقدس سیدنا مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام اور کوئی مدعی نظر نہیں آتا۔ جس نے ان علامات مشہودہ کا اپنے تئیں مصداق قرار دیا ہو۔ پھر آپکی اتمام حجت سے حسب معیار صداقت انبیاء و منہاج نبوت حسب آئت ماکنا معذبین حتی نبعث رسولاً ہر طرح کے عذاب پر عذاب بھی ظاہر ہوئے۔ طاعون۔ قحط۔ ہیضہ۔ طوفان باد۔ طوفان آب زلزلے خونخوار اور آتشبار بموں کی جنگ جس سے ملکوں کے ملک اور شہروں کے شہر ویران اور برباد ہو گئے۔ اور ہر عذاب سے قوموں کا گھٹتے جانا اور احمدی جماعت کا جو خدا کے موعود کی جماعت ہے بڑھتے جانا۔ یہ وہ اظہر من الشمس صداقت کا جلوہ ہے۔ جسے معمولی سے معمولی سمجھ کا انسان بھی دیکھ کر انکار نہیں کر سکتا۔ پھر نہ معلوم انکار کرنے والوں کا انکار کس بناء پر ہے۔ سب پہلے رسولوں کے وقتوں کے عذاب اس زمانہ کے موعود کی تصدیق کے لئے جمع ہو گئے۔ اس زمانہ کے مسلمان پہلے رسولوں کے فرداً فرداً عذاب کو انکی صداقت کا معیار قرار دے کر ان پر ایمان لا سکتے ہیں۔ تو جس موعود کے وقت سب رسولوں کے وقتوں کے عذاب جمع ہو جائیں۔ اس پر ایمان نہ لانا کسی عقل سلیم اور نقل صحیح کی رو سے تو ناممکن ہے البتہ عناد یا سوء ظن اور کم علمی اور غلط فہمی کے باعث انکار ہو تو یہ دوسری بات ہے

(۳)

موعود کی پیشگوئی کے متعلق حسب آئت وقل الحمد للہ سیریکم اٰیٰتہ فتعرفونہا ظہور سے قبل از ظہور صحیح طور پر سمجھنا۔ جب تک کہ خدا اسے اپنے علم اور منشاء کے مطابق ظہور میں نہ لائے ممکن نہیں۔ کیونکہ پیشگوئیوں میں محکمات اور متشابہات دونو طرح کے امور پائے جاتے ہیں۔ ممکن ہے کہ قبل از ظہور پیشگوئی محکم کو متشابہ اور متشابہ کو محکم سمجھ کر انسان حقیقت سے دور جا پڑے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو مخاطب کرکے فرمایا تھا اسرعکن لحوقا بی اطولکن یدا (صحیح مسلم) کہ میری وفات کے بعد تم میں سے پہلے مجھے لمبے ہاتھ والی بیوی ملے گی۔ اب اس حدیث کے الفاظ کو ظاہر پر محمول کر کے ازواج مطہرات نے اپنے ہاتھ ملپنے شروع کئے۔ اور لمبے ہاتھ حضرت سودہ کے معلوم ہوئے۔ اس پر سب کا خیال یہی تھا۔ کہ پہلے ان کی وفات ہوگی۔ لیکن جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت زینب کی وفات ہوئی تب یہ بات سمجھ میں آسکی۔ کہ لمبے ہاتھ سے جود و سخا مراد تھی۔ کیونکہ انسان مساکین اور فقرا کو بخشش کے موقعہ پر لمبا ہاتھ کر کے کچھ دیتا ہے تو لمبے ہاتھ سے مراد سخاوت تھی۔ لیکن قبل از ظہور پیشگوئی اصل حقیقت شناخت نہ ہو سکی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ہر موعود رسول باوجودیکہ اسکی پیشگوئی شہرت یافتہ ہوتی ہے۔ پھر بھی لوگ اس کے متعلق مغالطہ کھاتے ہیں۔ اور یہی وہ بات ہے۔ جس کی بناء پر قوم یہود نے نہ حضرت مسیح کو مانا اور نہ ہی مسیح کے فیصلہ کے رو سے انہوں نے الیاس یعنی ایلیا کو شناخت کیا۔ جو یوحنا یعنی یحییٰ کی مماثلت میں ظاہر ہوا۔ اور نہ ہی یہود اور نصاریٰ نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جیسے عظیم الشان موعود کو شناخت کر کے قبول کیا ان دونوں قوموں کو آجتک اسی بات پر اصرار ہے کہ آنے والا موعود رسول جو مثیل موسیٰ ہو کر آنے والا ہے۔ وہ اسمٰعیل کی نسل سے نہیں آنا چاہیئے بلکہ اسحٰق کی نسل سے اور اسرائیلیوں سے آنا چاہیئے۔ اور ملک عرب سے نہیں بلکہ ملک شام سے آنا چاہیئے۔ اور مکہ سے نہیں بلکہ بیت المقدس سے اس کا ظہور کرنا لازمی امر ہے۔ اسی طرح آج عیسائیوں اور مسلمانوں کو آنے والے مسیح موعود کے متعلق دھوکا لگا۔ جسے دونوں قوموں نے محض غلط فہمی کی بناء پر وہ جو مسیح محمدی تھا۔ اسے اسرائیلی سمجھ کر اور اصل موعود کو اس کے وقت میں پا کر اور اس کی صداقت کے نشانات اور علامات کو مشاہدہ کرنے کے باوجود پھر اسکا انکار کر دیا۔

(۴)

مسلمانوں کے لئے قرآن کریم جو خدا کا محفوظ اور یقینی کلام ہے راہنمائی کے لئے کافی تھا۔ آیات متعددہ کی رو سے قرآن کریم نے اس بات کا بھی فیصلہ کر دیا تھا کہ مسیح اسرائیلی فوت ہو چکے ہیں۔ صحیح بخاری میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دو مختلف حدیثوں نے دو مختلف مسیحوں کے دو مختلف حلیے بیان کرکے اس بات کا بھی فیصلہ فرما دیا تھا۔ کہ مسیح اسرائیلی جسے شب معراج میں فوت شدہ نبیوں میں دیکھا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اس کا حلیہ سرخ رنگ۔ اور گھنگریالے بال ہیں۔ حدیث میں اس کے متعلق لفظ جعد اور احمر موجود ہے۔ لیکن دوسرا مسیح جس کا ذکر دجال کے ساتھ کیا اس کا حلیہ علیحدہ بیان کیا کہ وہ گندمی رنگ والا اور سیدھے بالوں والا ہوگا۔ حدیث میں اس کے لئے لفظ آدم اور سبط الشعر موجود ہیں۔ پھر علاوہ اس کے آنے والے مسیح موعود کو سب مسلمان بالاتفاق مانتے ہیں۔ کہ آنے والا مسیح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کا تابع ہوگا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلفاء میں سے ایک خلیفہ ہوگا۔ اگر یہ صحیح ہے۔ اور مسلمہ صداقت ہے۔ تو سورہ نور کی آیت وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفے جو آپ کی وفات کے بعد آنے والے تھے انہیں منکم کے لفظ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سے قرار دیا گیا ہے۔ یعنی وہ امت محمدیہ کے افراد میں سے ہوں گے جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ مسیح موعود جو آنے والا ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خلیفہ ہونے والا ہے ضروری ہے۔ کہ امت محمدیہ کا فرد ہو۔ نہ کہ امت اسرائیلیہ کا فرد۔ پس قرآن کریم کا یہ قطعی فیصلہ کہ آنے والا مسیح محمدی ہوگا نہ کہ مسیح اسرائیلی مسیح محمدی پر ایمان لانے کے لئے کافی تھا۔

(۵)

پھر جب آیت انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا کے رو سے جو سورہ مزمل کی آیت ہے۔ علماء اسلام کو یہ سمجھ آ سکتی ہے۔ کہ اس آیت کے رو سے لفظ کما حرف تشبیہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو موسیٰ نبی کا مثیل قرار دے رہا ہے۔ اور جب آپ سے کوئی موسیٰ کی مماثلت کے متعلق سوال کرے۔ تو جھٹ اس آیت کو پیش کر دیتے ہیں کہ دیکھو اس آیت میں حرف کما سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو موسیٰ نبی کا مثیل قرار دیا گیا ہے۔ اگر وہ اس حرف کما کی تشبیہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو موسیٰ نبی کا مثیل قرار دینے کا فہم رکھتے ہیں تو آیت وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم کے رو سے وہ موسیٰ نبی کے خلفاء جو استخلف الذین من قبلہم کے الفاظ سے زمانہ ماضی سے تعلق رکھنے والے ہیں ان کے مقابل آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلفاء جو لیستخلفنہم کے الفاظ سے زمانہ مستقبل سے تعلق رکھنے والے ہونگے۔ ان کے درمیان کیوں فرق نہیں سمجھ سکتے۔ پھر من قبلہم کی صفت والے موسوی خلفاء اور منکم کی صفت والے محمدی خلفاء جو امت محمدیہ میں سے ہونے والے قرار پاتے ہیں۔ ان کے درمیان کیوں فرق نہیں کر سکتے پھر جب وہ جس حرف کما سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت موسیٰ نبی کا مثیل سمجھنے کا فہم رکھتے ہیں تو کیا وہی حرف کما جب آیت استخلف میں کما استخلف الذین من قبلہم کے ساتھ موجود ہے۔ تو اس کے رو سے موسوی خلفاء کی مماثلت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلفاء کو سمجھنا ان کے لئے کیوں مشکل ہو گیا۔ گو آیت ولقد آتینا موسی الکتاب وقفینا من بعدہ بالرسل وآتینا عیسی ابن مریم البینت کے رو سے خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو صاحب شریعت کی حیثیت میں کتاب دیکر اس سے ایک سلسلہ شروع نہیں کیا۔ پھر اس کی کتاب شریعت میں پے در پے رسول بطور خلفاء بھیجکر اس سلسلہ کو حضرت مسیح صاحب پر ختم نہیں کیا۔ اور پھر اس سلسلہ کے بالمقابل اسماعیلی خاندان سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مثیل موسیٰ بنا کر بھیجا اور اسماعیلیوں کی طرف اصل موسیٰ کو نہیں بھیجا بلکہ مثیل موسیٰ کو بھیجا ہے۔ اور اصل تورات کو نہیں بھیجا بلکہ تورات کی مماثلت میں قرآن کو بھیجا ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موسوی خلفاء کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خلافت کے لئے نہیں بھیجا بلکہ کما کے حرف تشبیہ کو استعمال کرنے سے موسوی خلفاء کی مماثلت اور مشابہت میں خلفاء کو بھیجنے کا وعدہ فرمایا۔ اب مسیح اسرائیلی جو حسب آیت انی رسول اللہ الیکم اور حسب آیت ورسولا الی بنی اسرائیل صرف اسرائیلی رسول تھا۔ اور حضرت موسیٰ کے خلفاء میں سے آخری خلیفہ تھا کیا وہ مسیح اسرائیلی حرف کما کی تشبیہ کے ماتحت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری خلیفہ کی مماثلت کے رو سے مشبہ بہ ثابت ہوتا ہے۔ یا مشبہ۔ مشبہ تو وہ ہو نہیں سکتا اس لئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلفاء سے نہیں بلکہ موسوی خلفاء سے ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلفاء کے مشبہ بہ ہیں اور پھر مشبہ بہ مشبہ کا عین بھی نہیں ہو سکتا کہ مسیح اسرائیلی مشبہ بہ ہوا اور پھر مشبہ بھی وہی ہو۔ پس علمی طور پر آنے والے موعود کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلفاء میں سے قرار دینے سے اس بات کو حتمی طور پر تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ آنے والا مسیح موعود جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلفاء میں سے ہونے والا ہے۔ وہ یقینی مثیل مسیح ہوگا۔ نہ کہ اصل مسیح اور محمدی ہوگا نہ کہ اسرائیلی اور امت محمدیہ کا فرد ہوگا نہ کہ امت اسرائیلیہ کا فرد۔

(۶)

پھر سورہ صف کو غور سے پڑھیں۔ تو وہاں چار نبیوں کا ذکر معلوم ہوگا دو صاحب شریعت نبیوں کا اور دو تابع شریعت نبیوں کا۔ صاحب شریعت نبیوں کا پہلے ذکر آیا ہے۔ چنانچہ ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا کانہم بنیان مرصوص میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معہ آپ کے محبوب صحابہؓ کا ذکر ہے۔ اسکے بعد واذ قال موسی لقومہ سے حضرت موسیٰ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے بعد حضرت مسیحؑ کا ذکر کیا گیا ہے۔ کہ وہ بنی اسرائیل کا رسول ہے۔ اور وہ تورات کی تصدیق کیلئے بھیجا گیا ہے۔ اس کے بعد مسیح موعودؑ کا ذکر ہے جسے احمد رسول کے نام سے ذکر کیا ہے۔ اور محمدؐ کا ناقب احمدؐ ہی ہو سکتا ہے۔ محمد کی محمدیت شریعت اور افاضہ اور متبوعیت کو چاہتی ہے اور احمد کی احمدیت اتباع اور استفاضہ کو۔ کیونکہ محمدؐ کے معنے ہیں ایسا شخص جس کی بہت حمد کی جائے اور احمدؐ کے معنے ہیں ایسا شخص جو کسی محمد وجود کی بہت حمد کرنے والا ہو۔ پھر عربی زبان کے محاورہ میں احمد کو العود احمد کے معنوں میں لیکر اس کے تکرار فعل یا تکرار فعل قدوم پر بھی دلالت کرتا ہے۔ اور مسیح کی نسبت لکھا ہے۔ کہ مسیح کے نام کا موعود آنے والا ہے جس سے عیسائیوں اور مسلمانوں نے دھوکا کھا کر اسے مسیح اسرائیلی سمجھ لیا جیسا یوحنا جو موعود اور اصل موعود تھا اسے اصل الیاس اور ایلیا سمجھ لیا گیا جس سے صرف خالص مشابہت اور کامل مماثلت ملحوظ تھی پس احمد رسول کی پیشگوئی کا مصداق وہی موعود ہو سکتا ہے۔ جو مسیح کی دوبارہ آمد کی پیشگوئی جو مماثلتہ وقوع میں آنے والی تھی۔ اس کا مصداق ہو اور وہ مسیح محمدیؐ ہے نہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

یہ عجب بات ہے اور خدا کی عجیب حکمت ہے کہ مسیح کی پیشگوئی جو درا صل مثیل مسیح اور مسیح محمدی کے متعلق تھی نہ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق۔ عیسائی اور مسلمان دونوں قومیں باوجود غلطی خوردہ ہونے کے سب یہی کہتے ہیں کہ آنے والے مسیح کی پیشگوئی کا موعود مسیح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد امت محمدیہ کے آخری حصہ میں آئیگا۔ جس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ احمد رسول کی بشارت کا وہی موعود مصداق ہو سکتا ہے جو مسیح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہو۔ اور وہ حضرت احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

(۷)

سائل صاحب باوجودیکہ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں پر ایمان رکھتے ہیں اور آیت رسلا منهم من قصصنا علیك ومنهم من لم نقصص علیك کے رو سے قرآن میں صرف تیس چالیس کے درمیان تک کے نبیوں اور رسولوں کا ذکر ہے۔ ان کے سوا ہزارہا نبیوں رسولوں کا قرآن میں نہ نام مذکور ہوا نہ مقام۔ نہ ہی ان کی قوم اور ان کے کام اور انجام کی نوعیت کے متعلق کچھ ذکر ہے لیکن سائل صاحب ان پر بھی ویسا ہی ایمان رکھتے ہیں۔ جیسا ان نبیوں اور رسولوں پر جن کا ذکر قرآن کریم میں اجمالاً یا کسی قدر تفصیل کے ساتھ مذکور ہے۔ لیکن حضرت اقدس سیدنا مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق آپ مطالبہ کر رہے ہیں کہ قرآن میں ان کے نام اور کام کی کیوں وضاحت نہیں بیان کی گئی۔ حالانکہ جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ قرآن اور حدیث میں وضاحت کے ساتھ اگر کسی کا ذکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد پایا جاتا ہے۔ کہ وہ آنے والا ہے۔ تو ایک المسیح المھدی کا ہے۔ اور دوسرے المسیح الدجال کا اب سارے قرآن میں دجال کا تو نام تک مذکور نہیں لیکن حدیثوں کی بناء پر دجال کے فتنہ کا جہاں ذکر ہے وہاں ہی مسیح موعود کا بھی ذکر پایا جاتا ہے دجال کا فتنہ قرآن و حدیث میں ولد اللہ کا عقیدہ اور تثلیث کے شرک کا اعتقاد اور صلیب پرستی اور خنزیر کا کھانا اور بجز مکہ مدینہ کے ساری زمین پر تسلط لکھا ہے۔ اور مسیح موعود کو کاسر صلیب اور قاتل خنزیر اور دین اسلام کو سب ادیان باطلہ پر غالب کرکے دکھانے والا اور اتمام حجت سے دنیا پر کفر اور شرک اور فسادات کو مٹانے والا۔ اب کیا موجودہ حالت اور دلائل اور جالی و جلالی نشانوں کے ساتھ حجت قائم کرنے والا بجز حضرت اقدس مرزا صاحب دنیا میں دجالی فتنوں کو فرو کرنے کے لئے کوئی اور نظر آتا ہے کہ حضرت اقدس کی صداقت ہاں واضح صداقت سے انکار کیا جا سکے۔

جناب مولوی محمد علی صاحب کا ایک اور خطبہ جمعہ

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پر دوسرا افتراء

"ڈائری کا دوسرا حصہ جس پر جناب مولوی محمد علی صاحب نے اعتراض کیا ہے۔ حسب ذیل ہے:۔

"۱۹۰۱ء میں جب آپ نے ایک غلطی کا ازالہ تحریر فرمایا۔ تو اس میں آپ نے لکھا۔ کہ ہماری جماعت میں سے بعض لوگ جن کو نہ ہمارے سلسلہ کی کتابیں بغور دیکھنے کا اتفاق ہوتا ہے۔ اور نہ وہ ہماری مجالس میں بیٹھکر اپنی معلومات کی تکمیل کرتے ہیں۔ مسئلہ نبوت پر محض نفی میں جواب دے دیتے ہیں۔ جو درست نہیں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ کئی مہینوں سے آپ کی مجالس میں اس بات کا چرچا رہتا تھا۔ کہ نبوت کی تعریف سمجھنے میں آپ کا سابقہ اجتہاد درست نہیں نکلا۔"

اس پر جناب مولوی صاحب کا ارشاد ہے:۔

"دوسرا جھوٹ ان کا یہ ہے۔ کہ انہوں نے لکھا۔ کہ کئی مہینوں سے حضرت مسیح موعود کی مجالس میں اس بات کا چرچا رہتا تھا۔ کہ حضرت صاحب کا اجتہاد دربارہ نبوت درست نہیں نکلا۔"

مولوی صاحب کی عادت

جناب مولوی صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی عبارت پر تنقید کرتے ہوئے حضور کے الفاظ "معلوم ہوتا ہے" جو اصل ڈائری میں موجود ہیں۔ کس صفائی سے اڑا دیئے۔ اگر جناب مولوی صاحب کی تنقید میں یہ الفاظ بھی آجاتے۔ تو انہیں گالیاں دینے کا موقعہ کیسے مل سکتا۔ اس لئے انہوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر جھوٹ کا الزام لگاتے ہوئے ان الفاظ کو حذف کرنا ہی مناسب سمجھا۔

جناب مولوی صاحب کے اس اعتراض کا مفصل جواب الفضل ۱۲ ستمبر ۱۹۴۵ء میں دیا جا چکا ہے۔ اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز الفضل مورخہ ۲۴ ستمبر میں اس جواب کی تصدیق و توثیق فرما چکے ہیں۔ مگر جناب مولوی صاحب کی یہ عادت ہے۔ کہ پیشکردہ اعتراض کا مسکت اور معقول جواب مل جانے پر بھی نہ خاموش ہوتے ہیں۔ اور نہ اس کا کوئی جواب الجواب دیتے ہیں۔ بلکہ اسی کو بار بار دوہراتے چلے جاتے ہیں۔

ہمارے جواب کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ اس جگہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رسالہ "ایک غلطی کا ازالہ" سے ایک استنباط اور استدلال فرمایا ہے۔ چنانچہ "معلوم ہوتا ہے" کے الفاظ ظاہر کر رہے ہیں۔ کہ حضور نے اپنے ایک قیاس اور اجتہاد کا اظہار فرمایا۔ مگر جناب مولوی محمد علی صاحب ان الفاظ کو نظر انداز کرکے پہلے اسے ایک مستقل دعوٰی کی شکل دیتے ہیں۔ اور پھر اس پر جھوٹ کا فتوٰی صادر کر دیتے ہیں۔ حالانکہ قیاس اور اجتہاد پر آج تک کسی نے جھوٹ کے لفظ کا اطلاق نہیں کیا۔ ایک مجتہد کے اجتہاد کو غلط یا صحیح تو کہا جا سکتا ہے۔ مگر اس پر جھوٹ یا سچ کا اطلاق کسی طرح بھی جائز نہیں۔

تنقید کا صحیح طریق

جناب مولوی محمد علی صاحب کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد پر جرح و تنقید کرنے کا صرف ایک ہی صحیح اور معقول طریق تھا۔ اور وہ یہ کہ حضور نے اپنے قیاس کی بنیاد جس چیز (یعنی ایک غلطی کا ازالہ) پر رکھی تھی۔ اسے غلط ثابت کرتے اور کہتے کہ جو وجہ استدلال پیش کی گئی ہے۔ وہ صحیح نہیں ہے۔ مگر آپ یہ سیدھا راستہ اختیار کرنے کی بجائے اصل بناءِ استدلال کو پس پشت ڈال کر لوگوں کے ذہن میں یہ بات بٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ گویا "ایک غلطی کا ازالہ" سے اس کا کچھ تعلق ہی نہیں۔ بلکہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے یہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے کسی اور ہی واقعہ کو بیان فرمایا ہے۔ اور پھر اس کے ثبوت میں حوالہ جات کا مطالبہ کرتے ہیں۔ حالانکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جو چیز بیان فرمائی ہے۔ اس کا حوالہ تو ساتھ ہی موجود ہے۔ چنانچہ حضور نے حوالہ کے لئے "ایک غلطی کا ازالہ" پیش فرمایا ہے۔ جب استدلال کے ساتھ حوالہ موجود ہے۔ تو اور کون سے حوالہ جات ہیں جن کا مطالبہ جناب مولوی صاحب کر رہے ہیں۔

اس اعتراض میں جناب مولوی صاحب کی ساری کوشش یہ ہے۔ کہ "ایک غلطی کا ازالہ" کے ذکر کو سرے سے حذف کرکے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے الفاظ کو ایک الگ واقعہ کے بیان کی حیثیت دیں۔ اور جب خود ہی اسے ایک الگ اور مستقل واقعہ کے متعلق بیان فرض کر لیا۔ تو پھر اس کے ثبوت میں حوالہ جات کا مطالبہ شروع کر دیا۔ گویا جناب مولوی صاحب کے نزدیک باقی ساری دنیا بالکل اندھی ہے۔ اسے پتہ ہی نہیں لگ سکتا۔ کہ یہ "ایک غلطی کا ازالہ" سے استنباط و استدلال ہے۔ یا اس سے الگ کسی اور مستقل واقعہ کا بیان۔ دوسروں کے متعلق جناب مولوی صاحب کا یہ اندازہ بہت ہی غلط ہے۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اور لوگ بھی آنکھیں رکھتے ہیں اور وہ ان کے پیچھے اندھے ہو کر نہیں چل سکتے۔

غرض حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے زیر بحث ڈائری میں جو قیاس پیش فرمایا ہے۔ اس کا حوالہ ساتھ ہی موجود ہے۔ یہ کوئی الگ واقعہ نہیں۔ جس کے لئے کسی دوسرے حوالہ کی ضرورت ہو۔

طعن و تشنیع

اس خطبہ میں جناب مولوی صاحب نے مکرم و معظم جناب چودھری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کو بھی اپنے طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا ہے۔ اور اس کی وجہ یہ بیان کی ہے۔ کہ میں نے ان کو ان "دونوں جھوٹوں کے متعلق فیصلہ کے لئے ثالث ٹھیرا لیا تھا۔" مگر انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ "وہ بھی میاں صاحب کو ان دو دعووں میں کاذب سمجھتے ہیں۔"

دیکھا آپ نے جناب مولوی محمد علی صاحب کا غیظ و غضب کس قدر حد سے بڑھا ہوا ہے۔ اور وہ کتنی جلدی آپے سے باہر ہو جاتے ہیں۔ کل تک وہ جنہیں ثالث بناتے تھے۔ آج انہی کو منافقت کا بدترین الزام دے رہے ہیں۔ اور یہ محض اس لئے کہ انہوں نے ان کی مرضی کی پیروی کیوں نہیں کی۔ اسی سے اندازہ کر لیجئے۔ کہ اگر جناب چودھری صاحب موصوف ان کے کہنے پر ثالث بن جاتے۔ اور دیانتداری سے فیصلہ ان کے خلاف دیدیتے۔ تو مولوی صاحب کی کیا حالت ہوتی۔ اور وہ غصہ میں ان کو کیا کچھ نہ کہتے۔ ایسے مغلوب الغضب شخص کے معاملہ میں آنے کی کوئی شریف آدمی کیونکر جرأت کر سکتا ہے؟

جناب مولوی صاحب کے اس خیال پر ہمیں رہ رہ کر ہنسی آتی ہے۔ کہ چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب ان کی لایعنی باتوں کے بارے میں اس لئے خاموش ہیں۔ کہ "وہ بھی میاں صاحب کو ان دو دعووں میں کاذب سمجھتے ہیں۔" اپنے اور اپنے دعاوی کے متعلق جناب مولوی صاحب کی یہ حد سے زیادہ خوش فہمی بلکہ غلط فہمی ہے۔ اگر جناب چودھری صاحب واقعی مولوی محمد علی صاحب کے ہمنوا ہوتے تو ان کو سچائی کے اظہار سے کونسی چیز مانع ہو سکتی تھی؟

نتائج نکالنے کا یہ طریق بھی کیا خوب ہے۔ جو جناب مولوی صاحب نے ایجاد کیا ہے۔ کہ ایک شخص کسی کی نامعقول بات پر اگر خاموش رہے۔ تو یہ کہنا شروع کر دیا جائے کہ اس خاموشی کے معنے یہ ہیں۔ کہ وہ بھی اس نامعقول بات کو درست سمجھتا ہے۔ اگر یہ طریق درست ہے۔ تو قالوا سلاماً کہنے والوں کے متعلق کیا نتیجہ نکالا جائے گا؟ کیا وہ بھی الجاھلون کے جاہلانہ خطاب کے ہمنوا سمجھے جائیں گے؟

مولوی صاحب! جناب چودھری صاحب کی خاموشی کی وہ وجہ نہیں جو آپ نے بیان فرمائی ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ آپ نے ان کے متعلق یہ بات صرف زورِ کلام اور زیب داستان کے طور پر کہی ہے۔ ورنہ دل سے آپ بھی جانتے ہیں کہ جناب چودھری صاحب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو صادق مصلح موعود اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حقیقی جانشین یقین کرتے ہیں۔ اور اس کا ثبوت ان کا وہ اخلاص اور محبت ہے۔ جو وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے لئے اپنے دل میں رکھتے ہیں۔ آپ کو جواب نہ دینے کی ہمارے نزدیک صرف یہ وجہ ہے۔ کہ انہوں نے آپ کی ان باتوں کو لفظی ایچا پیچی اور بے مد سفسطہ سے زیادہ وقعت نہیں دی۔ اور ان کی طرف توجہ کرنا محض تضیع اوقات سمجھا۔ اگر وہ آپ کی ثالثی کی پیشکش کو نیک نیتی پر مبنی سمجھتے۔ تو ہمیں یقین ہے۔ کہ وہ اس کا ضرور جواب دیتے۔ لیکن آپ نے تو ابتداء ہی گالیوں سے کی ہے۔ اس لئے انہوں نے قالوا سلاماً کے مومنانہ طریق کے مطابق اس سے اعراض ہی مناسب سمجھا۔

(خاکسار علی محمد اجمیری)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ

امسال ہمارا سالانہ جلسہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر بروز بدھ۔ جمعرات جمعۃ المبارک منعقد ہو رہا ہے۔ احباب جماعت ابھی سے اپنے غیر احمدی عزیزوں۔ دوستوں کو شمولیت کی دعوت دیں۔ اور تیار کریں۔ (ناظر دعوۃ تبلیغ)

دنیا کی ملازمتیں۔ کاروبار عقبیٰ میں کام نہ آئے گا

ہر وہ گریجوایٹ جو اپنی دنیا کی ملازمت میں مگن ہے۔ اور خدا کے خلیفہ کی آواز کی پروا نہیں کرتا۔ ہر وہ گریجویٹ جو دوسروں پر نگاہ رکھتا ہے کہ جماعت کے دوسرے گریجوایٹ پیارے امام کی آواز پر لبیک کہنے کو کافی ہیں۔ وہ اس قوم کی طرح خدا کے دین کی راہ میں روک ہے۔ جس کو ایک بادشاہ نے ایک خوبصورت تالاب بنوا کر حکم دیا تھا کہ میری قوم کے لوگ اسے بھر دیں۔ لیکن ہر شخص یہ سمجھتا رہا کہ میں نے ایک لوٹا اس تالاب میں نہ ڈالا۔ تو کسی کو کیا پتہ چلے گا اور اس طرح تالاب خالی رہا۔ یاد رکھو ہر گریجوایٹ کا فرض ہے کہ اس تحریک پر لبیک کہے۔ ورنہ افسوس ہوگا۔ اس کے حصول تعلیم پر کہ خدا کے دین کو ضرورت پیش آئی۔ لیکن وہ تعلیم کام نہ آئی۔ پس گریجوایٹ احباب فوری توجہ کریں۔ دین کی کسمپرسی پر نظر کریں اور جنت کے عنوان کے وارث بنیں۔ (ناظر دعوۃ تبلیغ)

مرکزی چندہ کے متعلق حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

حضور نے فرمایا "کہ کسی جماعت کو مرکزی چندہ خرچ کرنا بلا منظوری کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ یہ کام کر کے بعد میں منظوری لینا نہ صرف خلاف قانون ہے۔ بلکہ خلاف عقل بھی ہے۔ اگر اس قسم کی اجازت کسی کو دی جائے۔ تو یقیناً یہ مرض دوسری جماعتوں میں پھیل جائے گا۔ اور مرکزی کاموں کو سخت ہرج پہنچے گا۔

پس اخبارات کے ذریعہ اعلان کر دیا جائے کہ کسی جماعت کو مرکزی فنڈ کے خرچ کی خواہ امید منظوری کیوں نہ ہو۔ اجازت نہیں ہے۔ اگر کوئی انجمن ایسا کرے گی۔ تو اس کے عہدیداران کو الگ کیا جائے گا۔ اور اس انجمن کو جب تک وہ اپنی غلطی کی اصلاح نہ کرے تسلیم نہ کیا جائے گا"۔

ارشاد بالا کے مطابق مقامی عہدیداران کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ مرکزی چندوں کا روپیہ بلا منظوری نظارت مقامی طور پر خرچ نہ کیا کریں۔ اور نہ بلا وجہ روکا جایا کرے۔ امید ہے کہ جملہ عہدیداران محتاط رہیں گے۔

ناظر بیت المال

سرویر کی فوری ضرورت

(۱) بغداد میں اریگیشن ڈیپارٹمنٹ میں ایک تجربہ کار سرویر کی فوری ضرورت ہے۔ تنخواہ پچیس دینار ہوگی۔ تیرہ دینار مہنگائی الاؤنس ۷/۱ دینار کیمپنگ الاؤنس ملے گا۔ کل الاؤنس وغیرہ ملا کر تنخواہ ۶۳۳/- روپے ماہوار ہوگی۔ ہیڈ کوارٹر میں رہنے کی صورت میں ۵۳۳/- روپے تنخواہ ہوگی۔ خواہشمند دوست اپنی درخواستیں سرنامہ چھوڑ کر مع نقول سرٹیفکیٹس اور تصدیق امیر جماعت اور ایک روپیہ برائے خرچ ہوائی ڈاک فوراً بھیج دیں۔

نوٹ:۔ ایک دینار تیرہ روپے پانچ آنے چار پائی کا ہوتا ہے

سنہری موقعہ

(۲) ادیس ابابا (ابی سینیا) میں تین سرجنوں اور تین جنرل فزیشنوں کی فوری ضرورت ہے جو ہسپتال میں کام کرنے کا تجربہ رکھتے ہوں۔ کوئی ڈگری حاصل ہو (Eye Specialist) بھی ہو تو اچھا ہے۔ تنخواہ ۴۵/- پونڈ ماہوار مل سکے گی Contract دو تین سال کا ہوگا اس کے بعد تجدید ہو سکے گی خواہشمند احباب اپنی درخواستیں مع نقول سرٹیفکیٹس و تصدیق امیر جماعت اور ایک روپیہ برائے خرچ ہوائی ڈاک فوراً نظارت ہذا میں بھیج دیں۔

نادر موقع

(۳) دی ملتان آئل ملز (ملتان) میں ایک منشی (جس کی تنخواہ ۳۵/- روپے ماہوار ہوگی)۔ بوائلر کے لئے فائرمین۔ سٹیم انجن کے لئے ایک ڈرائیور۔ ایک پاس شدہ سیکنڈ کلاس انجنیئر اور ایک فائرمین کی فوری ضرورت ہے۔ خواہشمند دوست نقول سرٹیفکیٹ کے ساتھ اپنی درخواستیں امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ فوراً نظارت ہذا میں بھجوا دیں (نظارت امور خارجہ)

اعانت الفضل

موجودہ حالات میں اخبار کی قیمت بروقت ادا کر دینا ہی ایک بڑی اعانت ہے۔ جن دوستوں نے ایسا نہ کیا۔ ان کے نام وی۔ پی بھیجے گئے ہیں۔ اگر وہ ان کو وصول فرمالیں تو یہ بھی اعانت کی ایک مؤثر صورت ہے۔ یہ بھی خیال رہے کہ عدم وصولی کی صورت میں وہ حضرت امیر المؤمنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایمان پرور خطبات اور زندگی بخش ارشادات و ملفوظات کے مطالعہ سے محروم ہو جائیں گے۔ والسلام (مینجر)

خریداران الفضل کی خدمت میں ضروری گزارش

بعض دوست یہ شکایت کرتے رہتے ہیں کہ انہیں اخبار باقاعدہ نہیں ملتا۔ اور بعض اوقات تین تین چار چار پرچے اکٹھے ملتے ہیں۔ ایسے دوستوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ چند ایک ایسے پرچے جو ان کو اکٹھے ہی روز ملے ہوں۔ بصورت پیکٹ ہمیں بھجوا دیں تا دیکھا جا سکے کہ وہ کہاں رکے رہتے ہیں۔ جہاں تک معلوم ہو سکا قادیان کے ڈاکخانہ سے تو سب پرچے روانہ کر دیا جاتا ہے۔ محکمہ ڈاک سے تعلق رکھنے والے دوست بھی اس بارہ میں مشورہ دیں کہ اس کے کیا وجوہ ہو سکتے ہیں۔ اور اسے کس طرح دور کیا جا سکتا ہے۔ والسلام (خاکسار مینجر)

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کرے۔ (سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

نمبر ۸۹۲۵ منکہ خوشی محمد ولد چوہدری فضل دین صاحب قوم جٹ راؤں پیشہ زمینداری عمر ۶۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۲ء ساکن چک نمبر ۲۲ جنوبی ڈاکخانہ چک ۱۳ جنوبی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد اراضی تعدادی ۵ کنال۔ اراضی واقعہ رچھا ڈاکخانہ ہیلاں ضلع گجرات بلا شرکت غیری ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گا۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میرے

میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ساالعبد خوشی محمد موچی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ چوہدری خورشید احمد انسپکٹر دھابا۔ گواہ شد۔ راجہ محمد عبداللہ اول مدرس چک ۲۳/ع

نمبر ۸۹۶۰ ۔ منکہ فضل الٰہی ولد میاں عبدالرحمٰن صاحب قوم تارڑ پیشہ زمینداری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۶ء ساکن لالہ پنڈی ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۹/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اراضی دس گھماؤں واقعہ قصبہ لالہ پنڈی ایک مکان رہائشی ہر دو کی قیمت تقریباً ایک ہزار روپیہ ہے ۔ مندرجہ بالا جدی وراثت ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ اسکے بھی اور مندرجہ بالا جائیداد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔

العبد :۔ فضل الٰہی موچی نشان انگوٹھا

گواہ شد :۔ حاکم دین دکاندار قادیان

گواہ شد :۔ محمد الدین دکاندار قادیان

باجازت امور عامہ

رشتوں کی ضرورت

بندہ کو اپنے دو لڑکوں کے لئے رشتوں کی ضرورت ہے ۔ بڑا لڑکا عبدالسلام شبلی عمر ۲۲ سال بی اے پاس ہے ۔ اور ایل ایل بی کلاس لاء کالج دہلی میں تعلیم پا رہا ہے ۔
دوسرا لڑکا عبداللطیف عمر ۲۰ سال ہے ۔ ایف ۔ اے تک تعلیم ہے ۔ اور ملازم ہے ۔ اور آمدنی ماہوار ایک سو پچاس روپے ہے ۔ لڑکیاں اچھی تعلیم یافتہ نیک بخت اور نیک وضع ہوں ۔ اور امور خانہ داری سے واقف ہوں ۔۔ خط و کتابت بنام
شیخ عبدالحکیم احمدی نمبر ۹۴ ترکمان روڈ ۔ نئی دہلی

زنانہ دوائی خانہ کے مجربات خاص

لیکوریا پوڈر ۸/ ۔ قبض کشا گولیاں ۸/ درجن اولاد نرینہ ۵/ ۔ دافع ماہواری تکالیف فی کورس ۔/۴
محصول ڈاک بذمہ خریدار

زنانہ دوائی خانہ محلہ دارالفتوح قادیان

اکسیری گولیاں

حضرت حکیم الامۃ خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی بہترین یادگار ۔ اور بارہا کا آزمودہ نسخہ اکسیری گولیاں جو مردوں کی عام و خاص اعصابی کمزوری کو دور کرتا اور طاقت کے ضائع ہونے کو بکسر روک دیتا ہے اس کے چند یوم کے استعمال سے افسردگی مسرت سے بدلجاتی ہے ۔ اور بڑھاپے میں جوانی کا رنگ بھر جاتا ہے
قیمت ۱۲ دن کی خوراک ۔/5 روپے

حمیدیہ فارمیسی قادیان

سردیوں کے تحفے!

سویٹر
مفلر
جرابیں وغیرہ

اونی
سٹاکنگ

کنٹرول
قیمت
پر
خریدیں

سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

درخواست دعاء

حضور سیدنا امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور تمام صحابہ اور صحابیات حضرت مسیح موعود علیہ السلام دیگر احباب جماعت کی خدمت میں دعا کے لئے التماس ہے مکرم فضل وہاب ابوبکر صدیقی صاحب بی اے آنرز انسپکٹر سنٹرل ایکسائز بغرض ٹریننگ کلکتہ میں مقیم ہیں ۔ ان کا ۲۸، ۲۹ نومبر کو امتحان ہوگا ۔ انکی کامیابی و ترقی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں ۔

لاہور میں الفضل کی ایجنسی

کچھ عرصہ سے لاہور میں اخبار "الفضل" کی ایجنسی قائم ہو چکی ہے ۔ تا دوستوں کو اخبار روزانہ مل سکے ایجنٹ صاحب کا پتہ حسب ذیل ہے :۔
محمد فاضل معرفت ریزنگ سٹوڈیو نکلسن روڈ لاہور ۔ لاہور کے خریداروں میں سے جن کو اخبار کے متعلق کوئی شکایت ہو وہ ان کو اطلاع دیں ۔ اخبار کی قیمت براہ راست دفتر میں بھجوانی چاہیئے ۔ (مینیجر)

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں سر درد کے مریض سستی کا شکار اور اعصابی تکلیف کا نشانہ بننے والے لوگ آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں ایسے لوگوں کو "سرمہ ممیرا خاص" استعمال کرنا چاہئے
قیمت فی تولہ ۶/ چھ ماشہ ۳/ تین ماشہ ۱۲/
ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان

معجون عنبری

دماغی کمزوری کے لئے اکسیر ہے ۔ اس کے متواتر استعمال کرنے سے قبض اور دیات اور گرشتہ بیکار ہیں ۔ آنکھ بھی اس قدر لگتی ہے کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ بھر گھی ہضم کر کے اس قدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں ۔ اس کو مثل آبحیات کے تصور فرمائیں اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کر لیجئے ۔ ایک شیشی سیروں خون آپ کے جسم میں اضافہ کرے گی اس سے ۱۸ گھنٹے تک کام کرنے سے مطلق تھکان نہ ہوگی ۔ یہ رخساروں کو مثل گلاب کے پھول کے سرخ اور کندن بنا دے گی نہایت درجہ ۔۔۔
فی شیشی چالدو پے للعہ ر ۔۔۔
مولوی حکیم ثابت علی دریخ زبان

دلروز

آنریبل ڈاکٹر سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کے ۔ سی ۔ ایس ۔ آئی "دلروز" کے متعلق تحریر فرماتے ہیں
"میرے بائیں بازو کا پھوڑا جو میں نے آپ کو دکھایا تھا مجھے پچھلے دو سال سے تکلیف دے رہا تھا میں نے اس پر کئی ایک دوائیں برتیں لیکن سب بیفائدہ میں بمسرت کہتا ہوں ۔ کہ دلروز کی دو چھوٹی شیشیوں نے اس کو بالکل اچھا کر دیا ۔ جس کے لئے میں آپ کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں ۔"
(ترجمہ از انگریزی)

۱۹۰۴ء سے استعمال میں ہے

تمام جلدی امراض کا ایک ہی علاج

گذشتہ چالیس سالہ تجربہ نے ثابت کر دیا ہے کہ دلروز تمام العلاج و پرانے جلدی روگوں ہر قسم کے پھوڑے پھنسی مقامی پھوڑے ۔ مغلاتی پھوڑا ۔ ناسور بھگندر ۔ خنازیر ۔ کچھرالی گلٹی داد چنبل چنڈی ۔ مہ وسعہاسہ خارش و دنبل ۔ سوجن ۔ چوٹ زخم اور زہریلے جانوروں کے ڈسے کاٹے کا بہترین اور آسان علاج ہے ۔
قیمت فی شیشی ۔ دو روپیہ ۔ ایک روپیہ ۔ آٹھ آنہ
ہر مشہور دوا فروش سے طلب کریں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

کلکتہ ۲۲ر نومبر۔ آج بعد دوپہر پولیس نے دھرم تلہ سٹریٹ میں طلباء کے ایک بہت بڑے ہجوم پر دو مرتبہ گولی چلائی۔ طلباء نے آزاد ہند فوج کے سلسلے میں جلوس نکالا تھا۔ پہلی گولی ایک بجکر ۵ منٹ پر چلائی گئی۔ اور دوسری اس کے ۵ منٹ کے بعد۔ بھوانی پور کے رقبہ میں بھی دو مرتبہ گولی چلائی گئی۔ آج ۵ اشخاص ہلاک اور ۸۶ زخمی ہوئے۔ ایک خاکسار بھی ہلاک ہؤا دو زخمی ہوئے۔ دھرم تلہ سٹریٹ میں گولی چلنے سے پہلے لاٹھی چارج کیا گیا۔ جس سے دو طلباء زخمی ہوئے۔ کل شام بھی اسی مقام پر گولی چلی تھی۔ جس میں ۲ طلباء ہلاک اور ۱۶ زخمی ہوئے تھے۔ آج کی خشت باری سے ایک اسسٹنٹ کمشنر پولیس بھی زخمی ہؤا۔ آمدہ تفاصیل مظہر ہیں۔ کہ کل ۱/۲ ۳ بجے بعد دوپہر کلکتہ کے قریباً ۲۰ ہزار طلباء نے "یوم آزاد ہند فوج" کے سلسلے میں ایک جلوس نکالا۔ اس جلوس کو دھرم تلہ سٹریٹ میں روک لیا گیا۔ طلباء دھرنا مار کر سڑک پر ہی بیٹھ گئے۔ تمام ٹریفک بند ہوگیا۔ جب مسٹر سرت چندر بوس کو صورت حالات کا علم ہؤا۔ تو انہوں نے طلباء کو منتشر ہونے کی تلقین کی۔ لیکن طلباء منتشر نہ ہوئے۔ بعد میں پولیس کو لاٹھی چارج کرنا پڑا۔ گھوڑ سوار پولیس بھی موقع پر پہنچ گئی۔ اور اس نے ہجوم کو منتشر کرنے کی کوشش کی۔ ہجوم نے خشت باری کی۔ جس پر پولیس نے گولی چلا دی۔ ایک دس سالہ بچہ بھی زخمی ہؤا۔ پولیس کی ایک لاری کو نذر آتش کر دیا گیا۔ گولی چلائے جانے کے بعد بھی ہجوم مطالبہ کرتا رہا۔ کہ اسے ڈلہوزی سکوئر کی طرف جانے دیا جائے۔ گولی چلائے جانے کے بعد ہجوم منتشر ہوگیا۔ لیکن کچھ ہی دیر بعد پھر جمع ہوگیا۔ کچھ طلباء نے تقریریں کیں۔ اور گولی چلانے پر پولیس کی مذمت کی۔ گھوڑ سوار پولیس نے طلباء کو نہایت بے رحمی سے گھوڑوں سے روندا۔ اور پولیس نے بھی ہجوم پر خشت باری کی۔ پولیس کے کچھ سپاہی بھی زخمی ہوئے۔ آج صبح پونے سات بجے یعنی ۱۶ گھنٹے کے دھرنے کے بعد طلباء نے اپنا راستہ تبدیل کر لیا۔ طلباء ساری رات سڑک پر پڑے رہے۔ اور انہوں نے سردی سے بچنے کے لئے جگہ جگہ آگ جلائی۔

واشنگٹن ۲۲ر نومبر۔ آج وزیر خارجہ سے سوال دریافت کیا گیا۔ کہ حکومت ایران نے یہ الزام عائد کیا ہے۔ کہ روس نے اسے آذربائیجان میں فوجیں بھیجنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے۔ اس سلسلہ میں کیا امریکہ کوئی قدم اٹھانے پر غور کر رہا ہے۔ وزیر خارجہ امریکہ نے جواب میں کہا۔ کہ ابھی کوئی اقدام حکومت کے زیر غور نہیں۔ جب تک طہران سے کوئی اطلاع موصول نہیں ہوتی۔ اس وقت تک امریکہ اس معاملہ میں کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا۔

طہران ۲۲ر نومبر۔ ایرانی جنرل سٹاف کا ایک نمائندہ قزوین پہنچ گیا ہے۔ جہاں وہ ایرانی فوجوں کو آذربائیجان بھیجنے اور وہاں امن و امان کے قیام کے سوال پر روسی کمانڈر جنرل سے بات چیت کریگا۔ یہ یاد رہے۔ کہ ایرانی گورنمنٹ نے اپنی تین پلٹنیں آذربائیجان بھیجی تھیں۔ لیکن روسی حکام نے انہیں راستہ میں ہی روک لیا۔ اور واپس چلے جانے کا حکم دیا تھا۔ شمالی ایران سے باغیوں کی نقل و حرکت کے متعلق مزید اطلاعات موصول نہیں ہوسکیں۔ طہران میں امن و امان ہے۔ سرکاری حلقوں نے بیان کیا۔ کہ اس معاملہ میں برطانیہ اور امریکہ کے تاثرات اور ردعمل کے منتظر ہیں۔ لاریوں کا ایک طویل قافلہ جس میں ایرانی فوجیں ہیں۔ قزوین کو جانے والی سڑک کے ساتھ ساتھ کھڑا ہے اور وہ آذربائیجان کو روانہ ہونے کے حکم یا واپس طہران چلے جانے کی ہدایات کا منتظر ہے۔ ایرانی فوجیں برف اور سردی میں لاریوں میں پھنسی پڑی ہیں۔

بیٹویا ۲۲ر نومبر۔ انڈونیشیا گورنمنٹ کے ایک وزیر امیر سیف الدین نے اعلان کیا ہے۔ کہ انڈونیشین نیشنل کمیٹی کے چیرمین ڈاکٹر محمد پر ڈچ حکام کے ایک وفادار انڈونیشین سپاہی نے گولی چلا دی۔ آپ شدید زخمی ہوئے۔ ڈاکٹر محمد اپنے مکان میں بیٹھے تھے۔

بیٹویا ۲۲ر نومبر۔ انڈونیشیا کے شہر سامرانگ میں صورت حالات سب سے زیادہ نازک ہے۔ انڈونیشین فوجیں شہر کو جانے والی تمام سڑکوں کو کاٹنے میں کامیاب ہوگئی ہیں۔ اور برطانیہ کے دس ہوائی جہاز اپنی محافظ فوجوں کو کمک پہنچا رہے ہیں۔

لنڈن ۲۲ر نومبر۔ برطانوی وزیر خارجہ مسٹر ارنسٹ بیون نے دارالعوام میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا۔ کہ ایران سے برطانی فوجوں کو واپس بلانے کی کارروائی تسلی بخش طور پر جاری ہے۔ طہران تقریب خالی کیا جا چکا ہے۔ جو دستے باقی رہ جائینگے۔ وہ انتظامی ضروریات کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ایران کے انتہائی جنوب مغربی علاقے میں مرکوز کئے جائینگے۔ مسٹر بیون نے مزید کہا۔ کہ مجھے علم ہے کہ آذربائیجان کا ایک سیاسی گروپ اپنی آزادی کے حق میں تحریک جاری کئے ہوئے ہے۔ شمالی ایران میں بدامنی کو ختم کرنے کے لئے ایرانی حکومت کے راستے میں سب سے بڑی مشکل یہ حائل تھی۔ کہ وہ وہاں اپنی فوجی جمعیت کی آزادانہ نقل و حرکت نہیں کر سکتی تھی۔ کیونکہ وہاں روسی فوجوں کی موجودگی سے پیچیدہ صورت حال پیدا ہوگئی ہے۔

بیت المقدس ۲۲ر نومبر۔ فلسطین کے نئے برطانی ہائی کمشنر لیفٹیننٹ سر ایلن کننگھم بذریعہ ہوائی جہاز فلسطین پہنچ گئے ہیں۔ وہ پولیس کے زبردست پہرے میں فلسطین کے دارالحکومت میں داخل ہوئے۔

دہلی ۲۳ر نومبر۔ آج پھر لال قلعہ میں آزاد ہند فوج کے مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ چوتھے سرکاری گواہ جمعدار الطاف رزاق نے شہادت دی۔ کہ اسی سال کے شروع میں جبکہ برطانوی فوجیں برما کی طرف بڑھتی چلی آرہی تھیں۔ ہماری رجمنٹ کو جو کیپٹن سہگل کے ماتحت تھی۔ پہاڑی پر مورچہ قائم کرنے کا حکم ہؤا۔ روانگی سے قبل سبھاس چندر بوس اور کیپٹن سہگل نے ہماری رجمنٹ کا معائنہ کیا۔ کیپٹن سہگل نے ہمیں ڈٹ کر مقابلہ کرنے کی تلقین کی۔ وہاں پہنچ کر مجھے چار اور ساتھیوں سمیت بھاگ جانے کا موقعہ مل گیا۔ اور ہم برطانوی فوج میں آشامل ہوئے۔ یا پا پہاڑی پر ہر ورجمنٹ لیفٹیننٹ ڈھلوں کی زیر قیادت مورچہ قائم کئے ہوئے تھی۔

کلکتہ ۲۳ر نومبر۔ کلکتہ کے موجودہ فسادات کے سلسلہ میں کل ۱۶۸ اشخاص زخمی ہوئے۔ جن میں ۴۰ پولیس کے سپاہی ہیں۔

وزیگاپٹم ۲۳ر نومبر۔ ہندوستان میں دو تین سو سال کے بعد پہلی مرتبہ وزیگاپٹم میں جہاز بنانے کا کام شروع ہو رہا ہے۔ آٹھ آٹھ ہزار ٹن کے دو جہاز ۱۹۴۸ء میں تیار ہوسکینگے۔

بمبئی ۲۳ر نومبر۔ حکومت نے کرناٹک میں بارش کی کمی کی وجہ سے اور گجرات کے دریاؤں میں زیادہ پانی آجانے کی وجہ سے غریب کسانوں کی امداد کے لئے ایک لاکھ چوالیس ہزار ٹن گندم دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

بٹاویہ ۲۳ر نومبر۔ جاوا میں شرقی الہندیوں نے ایک برطانوی کیمپ پر حملہ کر دیا۔ جس میں دس ہزار اشخاص تھے۔ اور گورکھا سپاہی اسکی حفاظت کر رہے تھے۔ ایک اطلاع سے معلوم ہؤا ہے۔ کہ تین بڑے شہروں بٹاویہ۔ سمرانگ اور سورابایا میں لڑائی ہو رہی ہے۔

مدراس ۲۳ر نومبر۔ امسال آل انڈیا ایجوکیشنل کانفرنس مدراس میں منعقد ہوگی۔ جسمیں تعلیمی ترقی اور اصلاح کے ذرائع پر غور کیا جائیگا۔

لاہور ۲۲ر نومبر۔ حکومت پنجاب صوبہ میں کپاس اور اونی کپڑے کی ملوں کو قائم کرنے کی اجازت دے رہی ہے۔ چنانچہ صوبائی حکومت نے مرکزی حکومت سے مطالبہ